خط پر دستخط کرنے کے محض چند دن بعد ایک دستخط کنندہ ولیم - ایچ - کیلر ("کیتھولک بشپوں کی قومی کونسل" کے سربراہ) نے مسئلے پر اپنی پوزیشن واضح کرنا ضروری خیال کیا تاکہ امریکی یہودی رہنماؤں کی تشویش دُور ہو سکے۔ ۱۵ مارچ کے بیان میں ولیم - ایچ - کیلر نے کہا کہ مشترکہ خط بیت المقدس کی آئندہ حیثیت کے بارے میں کسی خاص نقطۂ نظر کی تائید نہیں ہے۔

یہودی گروہوں نے چرچ رہنماؤں کے مشترکہ خط کو اسرائیل کی سلامتی اور عربوں کے ساتھ امن مذاکرات کے حوالے سے بے حسی پر مبنی قرار دیا ہے۔ یہودی گروہ بالخصوص ولیم - ایچ - کیلر کی شمولیت پر پریشان ہیں، کیوں کہ کیتھولک حکام نے اُنھیں قبل از وقت آگاہ نہیں کیا تھا۔ جب کہ یہودی اور امریکی کیتھولک رہنماؤں کے درمیان ڈائیلاگ جاری ہے اور پروٹوکول کے طور پر ایسے اقدامات سے ایک دوسرے کو آگاہ کرتے ہیں جو اُنھیں باہم متاثر کرتے ہیں۔

---

۵ مارچ کا مشترکہ خط واشنگٹن سے کام کرنے والی ایک تنظیم "چرچز فار مڈل ایسٹ پیس" (Churches for Middle East Peace) کی کوششوں سے جاری ہوا تھا۔ اس تنظیم کی ڈائریکٹر کورن وٹ لیچ (Corrine Whitlach) نے بتایا ہے کہ آٹھوں دستخط کرنے والے رہنماؤں کی ہدایت کے مطابق کسی کی طرف سے پیشگی اطلاع نہیں دی جا سکتی تھی۔ کورن وٹ لیچ کی رائے میں کیلر کا (۵ مارچ) کا بیان مشترکہ خط کے مقصد کے خلاف نہیں۔

ولیم - ایچ - کیلر کے ساتھ جن دوسرے رہنماؤں نے ۵ مارچ کے خط پر دستخط کیے، اُن کے نام اور مناصب یہ ہیں۔

* جیرالڈ ایل - براؤن	(صدر رومن کیتھولک کانفرنس آف میجر سپریئرز)
* ایڈمنڈ ایل - براؤننگ	(صدارتی بشپ دی اپسکوپل چرچ)
* ہربرٹ ڈبلیو چِل سٹورم	(بشپ آف دی ایونجلیکل لوتھیرن چرچ)
* کارا نیویل	(ایگزیکٹو ڈائریکٹر، امریکن فرینڈز سروس کمیٹی)
* آرچ بشپ ایاکووز	(اسقف اعظم، گریک آرچ ڈایوسیس آف نارتھ اینڈ ساؤتھ امریکا)
* میٹروپولٹن فلپ صلیبہ	(انطاکین آرتھوڈوکس کرسچن آرچ ڈایوسیس آف نارتھ امریکا)
* رابرٹ ای - سیپل	(صدر "ورلڈ وژن") "ورلڈ وژن" ایک پروٹسٹنٹ امدادی ایجنسی ہے۔

مصر: مشرقِ وسطیٰ کی دو تہائی مسیحی آبادی اور اسلام

دس برس پہلے امریکی مسیحیوں کو مشرقِ وسطیٰ کی مسیحی برادری کے بارے میں باخبر رکھنے کے لیے ایک تنظیم Evangelicals for Middle East Understanding (ایونجلیکل

برائے معاملات مشرق وسطیٰ) قائم کی گئی تھی۔ پچھلے سال اِس کا اجلاس واشنگٹن ڈی۔ سی میں منعقد ہوا تو یہودی پس منظر رکھنے والے مسیحیوں کے ایک گروپ نے اجلاس کے باہر مظاہرے کا اہتمام کیا۔ اِس سال تنظیم کی کانفرنس وہیٹن کالج (الونائے) میں منعقد ہوئی تو گزشتہ سال احتجاج کرنے والوں میں سے ایک زریٹسکی (Tuvya Zaretsky) نے عمومی اجلاس سے خطاب کیا۔ حاضرین میں مشرقِ وسطیٰ اور امریکہ کے تین سو سے زائد چرچ رہنما شامل تھے۔ زریٹسکی نے اپنے خطاب میں کہا کہ "مغربی ایونجلیکل مسیحیوں کو یہودیوں سے محبت کی خاطر عربوں سے نفرت کی ضرورت نہیں۔ اور نہ اُنہیں مسلمانوں کو مسیحیت کا پیغام پہنچانے کے باعث یہودیوں کا دشمن ہونا چاہیے۔"

یہودی پس منظر رکھنے والے مسیحی اسرائیل کی کل آبادی میں ایک فی ہزار سے بھی کم ہیں مگر "ایونجلیکل برائے معاملات مشرقِ وسطیٰ" کی انتظامی کمیٹی میں اُن کی موثر نمائندگی ہے۔ حالیہ کانفرنس مصر کی مسیحی برادری کے بارے میں تھی۔ مصر میں اسی لاکھ سے زائد مسیحی آبادی ہے جو مشرقِ وسطیٰ کی کل مسیحی آبادی کے دوتہائی کے برابر ہے۔ کاپٹک ایونجلیکل سیمیزی (Coptic Evangelical Seminary) قاہرہ کے اُستاد وافق وہبہ کانفرنس کے ایک مقرّر تھے۔ اُنہوں نے بتایا کہ مسلمانوں کے جارحانہ انداز سے مسیحی سماجی اور معاشی دباؤ کا شکار ہیں اور اس کا نتیجہ ہے کہ قبولِ اسلام کے واقعات میں اضافہ ہوا ہے۔ ایک سال میں تقریباً پندرہ ہزار افراد مسیحیت چھوڑ کر حلقۂ اسلام میں شامل ہو جاتے ہیں۔ تیس برس پہلے کی نسبت یہ تعداد تین گنا بڑھ گئی ہے۔ مسیحیت ترک کر کے اسلام قبول کرنا آسان ہے اور تبدیلیٔ مذہب کے نتیجے میں رہائش، روزگار اور تعلیم کی سہولتیں مل جاتی ہیں، مگر دوبارہ مسیحیت کی آغوش میں آنا اسلامی قانون کی خلاف ورزی ہے، اور اس کی سزا سخت ہے جس میں سزائے موت بھی شامل ہو سکتی ہے۔ (کرسچنٹی ٹوڈے - ۲۴، اپریل ۱۹۹۵ء)